السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بریلوی کافر، ابدی جہنمی، امت محمدیہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ بریلوی شرک اکبر کے مرتکب ہیں چاہے ان پر حجت قائم ہویا نہ ہو کیونکہ مسائل ظاہر یہ میں انھیں جہالت کا کوئی عذر نہیں دیا جا ئیگا مثلاً ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب مانتا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل ماننے اور غیب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارے کیا ایسے شخص کو جہالت کا عذر دینا درست ہے یا اسے ڈائریکٹ کافر قرار دے دیا جائیگا اور اگر اسکو سمجھانے کے باوجود وہ اپنی ضد اور کفر پر ڈٹا رہے پھر اسے کافر سمجھا جائیگا کہ نہیں ؟ اور جو شخص انکی تکفیر نہیں کرتا تو کیا وہ مرجئی ہے کیونکہ جو حضرات انکی تکفیر معین کے قائل ہیں و یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ منافقت ہے ایک طرف ہم انکے عقائد کو کفریہ شرکیہ کہتے ہیں اور دوسری طرف مسلمان بھی کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بریلوی کافر نہیں تو پھر قادیانی، شعیہ، عیسائیوں وغیرہ کو بھی کافر کہنا چھوڑ دیں یا انھیں بھی مسلمان مان لیں پوچھنا یہ ہے کہ انکا موقف کہاں تک درست ہے قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تکفیر مطلق کسی خاص کفریہ فعل کی بناء پر ہوتی ہے۔ لیکن اس خاص فعل کا مرتکب خاص شخص اس وقت تک کافر قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک اس میں تکفیر کی شرطیں پوری نہ ہو جائیں اور موانع ختم نہ ہو جائیں۔ لہذا پہلے تکفیر مطلق اور تکفیر معین کا فرق سمجھنا ضروری ہے۔

تکفیر مطلق :

کسی بھی فعل کو کتاب وسنت میں کفر یا مخرج عن الملۃ قرار دیا گیا ہو تو اسکے بارہ میں کہنا جس نے بھی یہ کام کیا وہ کافر ہے۔ تکفیر مطلق کہلاتا ہے۔ مثلا : اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے ۔ اسی طرح اللہ تعالی کا انکار کرنے سے بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم کہیں گے کہ جس نے بھی شرک کیا اسکا اسلام ختم ہو گیا اور جس نے بھی اللہ کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔ اور اسے تکفیر مطلق کا نام دیا جاتا ہے۔ اور ایسی تکفیر کی صورت میں جن افراد پر یہ تکفیر صادق آتی ہے ان سے کفار والا معاملہ نہیں کیا جاتا نہ ہی انہیں مرتد قرار دیا جاتا ہے۔ بلکہ انہیں مرتد قرار دینے کے لیے انکی معین تکفیر کی جاتی ہے۔

تکفیر معین

تکفیر معین یہ ہوتی ہے کہ کسی بھی ایسے کام کے مرتکب شخص کو جس کام کو کفر یا شرک قرار دیا ہے نام لے کر کافر قرار دینا۔ مثلا : زید نے اللہ تعالی کی آیات کا مذاق اڑایا تو یہ کہنا کہ زید کافر ہے اسے تکفیر معین کہا جاتا ہے۔ اور اسلام کی کسی بھی شخص کی معین تکفیر کی جاسکتی ہے لیکن اسکے لیے اللہ تعالی نے کچھ اصول مقرر فرمائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں :

۱۔ علم

اگر کسی آدمی کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ جو کام میں کر رہا ہوں وہ کام کرنے سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو اس آدمی کو کفریہ کام کا ارتکاب کر لینے کے باوجود کافر نہیں کہا جائے گا۔ مثلا زید نے اللہ تعالی کی آیات کا مذاق اڑایا ہے اور اسے معلوم ہی نہیں کہ ایسے کرنے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے تو اسے مرتد یا کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "إن اللہ تجاوز عن امتی الخطأ والنسیان" میری امت سے خطا اور نسیان کو اللہ سبحانہ وتعالی نے درگزر کیا ہے، معاف کر دیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطلاق باب طلاق المکرہ والناسی ح 2043)

جہالت کی بنا پر، بھول کر، بندہ کام کر لیتا ہے۔ جاہل ہے، اللہ تعالی اس کو معاف کر دیں گے۔ ہم دنیا میں اس پر کفر کا فتوی نہیں لگا سکتے۔ جب تک اس کی جہالت رفع نہ ہو۔ بلکہ جہالت کی وجہ سے کفریہ کام سر انجام دینے والے کو تو اللہ تعالی نے معاف فرما دیا تھا، ملاحظہ فرمائیں :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ المَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللَّهُ الأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایک آدمی بہت گنہگار تھا۔ تو جب اسکی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر راکھ بنا دینا اور پھر مجھے ہوا میں اڑا دینا، اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھے جمع کر لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا کہ جیسا اس نے کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا۔ تو جب وہ فوت ہو گیا تو اسکے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالی نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھ تیرے اندر ہے اسے جمع

کر توزمین نے اسکی خاک کوجمع کردیااوروہ اللہ کے حضورپیش ہواتواللہ تعالی نے پوچھاتجھے یہ کام کرنے پرکس نے ابھاراتھا۔ تووہ کہنے لگااے رب تیرے ڈرنے ہی مجھے اس کام پر مجبورکیاتھا۔ تواللہ تعالی نے اسے معاف فرما دیا۔ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار : 3481)

یعنی اس بیچارے نے اپنی جہالت کی وجہ سے یہ سمجھاکہ شایداللہ کے پاس اتنی قدرت نہیں ہے کہ وہ ذروں کوجمع کرکے مجھے دوبارہ کھڑاکرسکے ۔ البتہ وہ شخص مؤمن تھااسے یقین تھاکامرنے کے بعدحساب دیناپڑے گا۔ اللہ تعالی پراسے یقین تھا۔ لیکن اپنی نادانی اورجہالت کی وجہ سے اللہ تعالی کی صفات کاانکارکربیٹھاکہ اگرمیں راکھ ہوجاؤں گااورمیرے ذرات بکھرجائیں گے توشایداللہ تعالی کی گرفت سے بچ جاؤں گا۔ اوراس نے یہ کام صرف اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرتے ہوئے کیاتھا۔ تواللہ رب العزت نے اسے معاف فرمادیاکہ اس شخص میں جہالت کاعذرتھا۔

۲۔ قصدوعمد

یعنی کوئی بھی شخص جوکفریہ کام کامرتکب ہواہے ، وہ اگرجان بوجھ کرکفرکرے گاتوہم اسکانام لے کراسے کافرکہیں گے اوراس پرمرتدہونے کافتوی لگے گا۔ اوراگروہ کفریہ کام اس سے کسی غلطی کی وجہ سے سرزدہواہے تو اسے کافریادائرہ اسلام سے خارج نہیں قراردیاجاسکتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اِن اللہ تجاوز عن امتی الخطأ والنسیان " میری امت سے خطااورنسیان کواللہ سبحانہ وتعالیٰ نے درگزرکیاہے، معاف کردیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطلاق باب طلاق المکرہ والناسی ح2043)

۳۔ اختیار

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ آدمی مختارہو، یعنی اپنی مرضی اوراپنے اختیارسے کرے ، اگرکوئی آدمی اس کوکہتاہے کہ توکفریہ کلمہ کہہ ، نہیں توتجھے ابھی قتل کرتاہوں۔ تووہ اس کے جبر، تشددوظلم کے ڈرسے کوئی کفریہ بول بول دیتا ہے توایسے آدمی کوکافرقرارنہیں دیاجاسکتا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایاہے :

مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعدِ إيمٰنِهِ إِلّا مَن أُكرِهَ وَقَلبُهُ مُطمَئِنٌّ بِالإيمٰنِ وَلٰكِن مَن شَرَحَ بِالكُفرِ صَدرًا فَعَلَيهِم غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُم عَذابٌ عَظيمٌ ١٠٦ ... سورۃ النحل

جوآدمی اللہ پرایمان لانے کے بعدکفرکرے (اللہ کوہرگزیہ گوارانہیں ہے) ۔ ہاں وہ بندہ جس کومجبورکردیاگیا (تواس آدمی پرکوئی وعیدنہیں ہے) لیکن جس نے شرح صدرکے ساتھ ، دل کی خوشی کے ساتھ کفرکیااس پراللہ تعالیٰ کاغضب ہے ، اوران کےلئے بہت بڑاعذاب ہے۔

یعنی اگرجان بوجھ کراپنے اختیارکے ساتھ ، جبرواکراہ کے بغیر، وہ ایساکفریہ بول بولتاہے ، یاکفریہ کام کرتاہے تواللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ قابل مؤاخذہ ہے۔ لیکن اگرکسی کے ڈرسے وہ کفریہ کام سرانجام دیتاہے تووہ قابل مؤاخذہ نہیں ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرمانا : "لاتشرک باللہ شیئاوان قطعت وحرقت " تجھے جلادیاجائے ، تیرے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں، اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء ح4034)

عزیمت پر محمول ہے ، یعنی موت کے خوف سے ، جان بچانے کی غرض سے کفریہ یاشرکیہ کام کرناپڑتاہے ، کفریہ یاشرکیہ کلمہ کہناپڑتاہے توآدمی کورخصت ہے کہ کفریہ یاشرکیہ کلمہ کہہ سکتاہے ، شرکیہ یاکفریہ کام کرسکتا ہے ، لیکن عزیمت یہی ہے کہ بندہ اس وقت بھی کفریہ کلمہ نہ کہے ، کفریہ بول نہ بولے ۔ اوراگروہ رخصت کواپنالیتاہے توبھی شریعت نے اسکی اجازت دی ہے ۔

٤۔ تأویل

چوتھی شرط یہ ہے کہ جوشخص کفرکاارتکاب کررہاہے وہ مؤول نہ ہو۔ یعنی ایسانہ ہوکہ وہ کسی شرعی دلیل کاسہارالے کراس کام کوجائزسمجھتاہو۔ قرآن وحدیث کی غلط تفسیروتاویل کرکے کسی بھی کفریہ کام کواپنےلیے جائزسمجھنے والے کی اس وقت تک تکفیرنہیں کی جاسکتی جب تک اس پرحجت قائم نہ ہوجائے ۔ مثلاآج کل بہت سے لوگ غیراللہ سے مافوق الاسباب مددمانگتے ہیں ۔ توہم مطلقاکہتے ہیں کہ غیراللہ سے مددمانگناشرک ہے اورجوبھی غیر اللہ سے مددمانگتاہے وہ مشرک وکافرہوجاتاہے ۔ لیکن اگرزیدنامی شخص غیراللہ سے مددمانگتاہے توہم اسے اسوقت تک کافرقرارنہیں دیں گے جب تک اس پرحجت قائم نہ کرلیں اسکی تحقیق نہ کرلیں ۔ کیونکہ اللہ تعالی نے غلط تاویل وتوجیہ کرنے والوں کے ایسے کاموں سے درگزرفرمایاہے نبی کریم e کافرمان ہے :

إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجتَهَدَ ثُمَّ أَخطَأَ، فَلَهُ أَجرٌ(صحیح مسلم : ۱۷۱٦)

جب فیصلہ کرنے والافیصلہ کرتاہے ، اگرتواسکافیصلہ درست ہوتواسے دواجرملتے ہیں اوراگراسکااجتہاداسے غلطی پرپہنچادے توبھی اسے ایک اجرملتاہے ۔

اورہمارے یہاں پائے جانے والے بہت سے ایسے افرادجوکفریہ وشرکیہ کام کرتے ہیں وہ اجتہادی خطاکاشکارہوتے ہیں اورکتاب وسنت کی نصوص کی غلط تاویل وتفسیرکرکے اسے ہی حق سمجھ رہے ہوتے ہیں ۔ لہذاکیسے ممکن ہے کہ ایسے شخص کی تکفیرکردی جائے جسے اللہ تعالی ایک اجرعطافرماتے ہیں ۔

الغرض کسی بھی شخص کی معین تکفیریعنی اسکانام لے کراسے کافرقراردینایاکسی جماعت کی معین تکفیراس وقت تک نہیں کی جاسکتی جب تک اللہ رب العزۃ کے مقررکردہ اصول وقوانین کواپلائی نہ کیاجائے ۔

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں "عقائد بریلویہ کفریہ وشرکیہ ہیں" لیکن کبھی کسی ایک بریلوی عالم کو اسکا نام لے کر کافر یا مشرک قرار نہیں دیتے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی